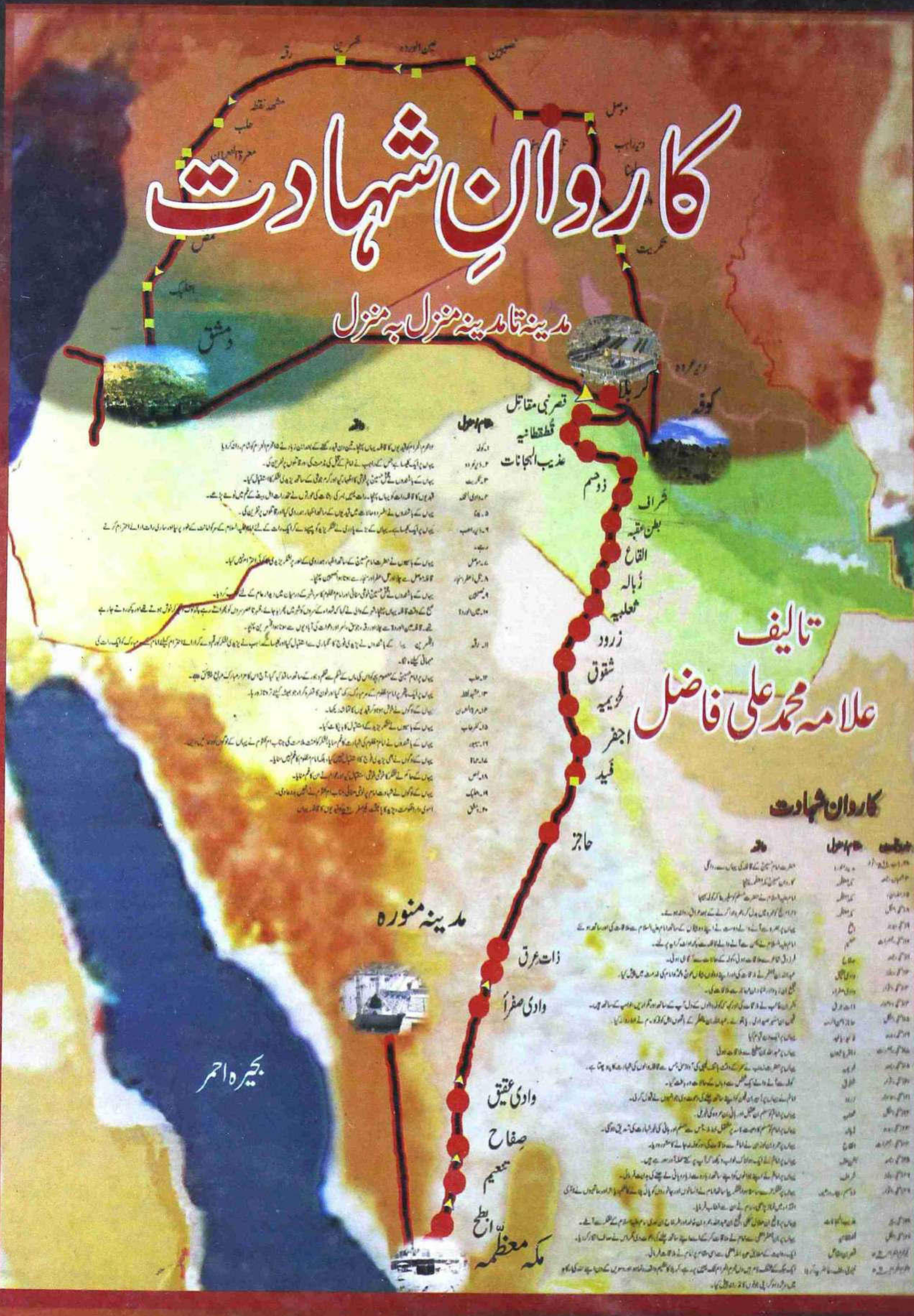
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّہدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

شب عاشور

امام کا خطاب:

غرض نو محرم ۶۰ھ کا سورج غروب ہونے کو جا رہا تھا، (طبری جلد ۷، تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳، ارشاد مفید، اللهوف، مقتل خوارزمی جلد ۱، طبقات ابن سعد میں ہے کہ) امام عالیمقامؑ نے اپنے یار و انصار کو اپنے پاس طلب فرمایا، امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اگرچہ بیمار تھا لیکن یہ حکم سن کر بابا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ دیکھیں کیا ارشاد فرماتے ہیں، تو جب سب اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے بعد از مغرب ارشاد فرمایا:

"اُثْنِیْ عَلَی اللّٰهِ اَحْسَنَ الثَّنَآءِ وَاَحْمَدُهُ عَلَی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَحْمَدُکَ عَلٰی مَا اَکْرَمْتَنَا بِالنُّبُوَّةِ ، وَجَعَلْتَ لَنَا اَسْمَاعًا وَاَبْصَارًا وَاَفْئِدَةً ، وَعَلَّمْتَنَا الْقُرْآنَ ، وَفَقَّهْتَنَا فِی الدِّیْنِ ،فَاجْعَلْنَا لَکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ ......

میں خداوند عالم کی بہترین ثنا بیان کرتا ہوں اور ہر آسائش و رنج میں اس کی حمد بجالاتا ہوں۔

اے معبود! میں تیری حمد اس بات پر بھی بجالاتا ہوں کہ تو نے ہمارے خاندان کو شرف نبوت سے نوازا ہے، اور ہمیں حق سننے والے کان، حق دیکھنے والی آنکھیں اور روشن و آگاہی رکھنے والا دل عطا فرمایا ہے، اور علوم قرآن اور فقہ دین کا شرف عطا فرمایا ہے، تو ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں قرار دے۔

امابعد: میں اپنے اصحاب سے بہتر اور باوفا تر کسی کے اصحاب کو اور نہ ہی اپنے اہلِ بیت سے بڑھ کر وفادار اور صلہ رحمی کرنے والا کسی کے اہلِ بیت کو دیکھتا ہوں، خداوند عالم آپ سب کو میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، اور میرے نانا رسول خداؐ نے مجھے خبر دی تھی کہ مجھے عراق کی سرزمین کی طرف لے جایا جائے گا اور میں ''عمورا'' یا ''کربلا'' نامی جگہ پر آ کر قیام کروں گا اور وہیں پر شہید کر دیا جاؤں گا، اور اب وہ وقت قریب پہنچ چکا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا کل کا دن جنگ کے ساتھ ختم ہوگا، اب تم بالکل آزاد ہو، میں نے اپنی بیعت کا

انتہا نعمتیں ہیں۔

۶۔ پھر زہیر بن قین نے کہا:

اے فرزند رسولؐ خدا! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی حمایت میں ہزار بار قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیے جانے کے بعد میری یہی آرزو ہوگی کہ میری اس موت سے آپ کی یا جوانان بنی ہاشم میں سے کسی جوان کی جان بچ جائے تو مجھے اس سے بڑھ کر کوئی اور خوشی کیا ہوگی''

زُہیر کے بعد اور بھی بہت سے اصحابِ باوفا نے اسی قسم کی گفتگو کر کے امام زمانہ کو اپنی وفاداری اور جاں نثاری کا پختہ یقین دلایا، جس پر امام دوراں سلطانِ کم سپاہ حضرت سید الشہداء حسین بن علی علیہ السلام نے انہیں دعائے خیر دی۔

ایک افسوس ناک خبر، اور ردِ عمل:

(کتاب تاریخ طبری، ارشاد شیخ مفید، اعلام الوریٰ، لہوف، ملہوف، مقتل خوارزمی میں ہے کہ) اسی اثناء میں امام عالیمقام علیہ السلام کے ایک صحابی ''محمد بن بشیر حضرمی'' کو یہ افسوسناک خبر دی گئی کہ ''ان کے فرزند کو ''رے'' کی سرحد پر گرفتار کر لیا گیا ہے، جسے سن کر محمد بن بشیر حضرمی نے کہا: ''میں اس کی اور اپنی مصیبت کے ثواب کی خداوند متعال سے دعا کرتا ہوں، مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میرا بیٹا اسیر ہو اور میں زندہ رہوں لہٰذا میں بھی امام کے قدموں میں شرف شہادت حاصل کروں گا''

امام علیہ السلام نے ان کی باتوں کو سن کر ارشاد فرمایا:

''خدا تمہاری مغفرت فرمائے، میں نے تم سے اپنی بیعت اٹھا لی ہے لہٰذا تم جاؤ اور اس کی رہائی کی کوشش کرو''

محمد بن بشیر نے عرض کی:

''خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں آپ کی نصرت سے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا''

ساتھ ہی عرض کی:

''اگر میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو صحرا کے درندے مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائیں!!''

پھر امام علیہ السلام نے انہیں کپڑوں کے پانچ نفیس جوڑے دیئے جن کی قیمت ایک ہزار دینار تھی، اور فرمایا: